جملہ حقوق محفوظ ہیں

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ

والذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابو بکر

(تفسیر مجمع البیان شیعہ جلد ۴ ص ۴۹۸)

رسالہ

شانِ صدیقِ اکبرؓ

جس میں

حضرت صدیق اکبرؓ کا بلند مقام و عالی مرتبہ
کتبِ شیعہ کے تیس دلائل قاہرہ سے ثابت کیا گیا ہے

مؤلفہ

مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عبد الستار صاحب تونسوی مدظلہ

قیمت - ۱۴ روپے

عقیدہ لائبریری
www.aqeedeh.com

یہ کتاب عقیدہ لائبریری سے ڈاؤن لوڈ کی گئی ہے.

www.aqeedeh.com/ur/

E-mail: book@aqeedeh.com

بعض مفید اسلامی ویب سائٹس:

www.aqeedeh.com	www.islamic-forum.net
www.sadaislam.com	www.khatm-e-nubuwwat.com
www.zekr.tv	www.kitabosunnat.com
www.kalemeh.tv	www.muhammadilibrary.com
www.ahlehaq.org/hq	www.islamqa.info/ur
www.islamhouse.com	www.quran-o-sunnah.com
www.eeqaz.com	www.deeneislam.com
www.tauheed-sunnat.com	www.nadwatululama.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ و
السلام علیٰ رسولہ سیّد الانبیاء والمرسلین و
علیٰ الہ وازواجہ واصحبہ اجمعین

امّا بعد انسان کی تاریخ بوالعجبی کا مجموعہ ہے۔ اگر ماننے پر آتا ہے تو لکڑی اور پتھر کی بے جان مورتیوں کے سامنے سربسجود ہو جاتا ہے اور اگر انکار کرنے پر آتا ہے تو اپنے خالق و مالک پروردگار کو بھی نہیں مانتا اس دنیا میں ایسے ظالم لوگ بھی موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے اور اس کو گالیاں دینے پر فخر و ناز کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین انسانوں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں بدگوئی اور بدزبانی کرنے میں کمال سمجھتے ہیں اور ایسے اشقی و بدبخت بھی ہیں جو محسن کائنات ہادی موجودات رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات پر گوناگوں اور قسم قسم کے طعن و تشنیع کر اپنے دل کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ اسی طرح اس دنیا میں ایسے احسان فراموش اہل اسلام کہلانے والے بھی موجود ہیں جو سید المرسلین امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت پر ایمان کا دعویٰ بھی کرتے ہیں اور

آپؐ کے خلفاء اور رفقاء جاں نثاروں اور رات دن کے خدمت گزاروں پر سبّ و تبرا اور لعن و طعن کرنے میں اپنا فضل و کمال سمجھتے ہیں اور بھولے بھالے سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے اس فتنہ میں شریک و شامل ہونے کی دعوت دیتے پھرتے ہیں۔

لہٰذا بندہ عام مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیشِ نظر جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خلیفہ افضل الناس بعد الانبیاء والمرسلین جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ اقدس کتب شیعہ سے ثابت کر کے یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہے کہ اس پروانۂ شمعِ رسالت کی شان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہلِ بیت کے نزدیک کیا ہے۔

۱۔ شیعہ کی معتبر تفسیر مجمع البیان جلد ۳ صفحہ ۶۵ پر ثابت ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ بَعْدَ خَدِیْجَۃَ اَبُوْ بَکْرٍ۔	حضرت خدیجہؓ کے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے جناب ابوبکر صدیقؓ نے اسلام قبول کیا۔

۲۔ جناب صدیق اکبرؓ کے اسلام و ایمان کی جو شان جناب امیر المومنین علی المرتضیٰؓ نے اپنی خلافت کے دور میں بیان فرمائی قابلِ غور ہے۔ نہج البلاغہ جو شیعہ حضرات کے نزدیک خود حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ کے خطبات اور بیانات کا مجموعہ ہے۔ اس نہج البلاغہ کی شرح مصنفہ شیعہ مجتہد ابن میثم بحرانی جزو ۱۳ صفحہ ۴۸۶ میں حضرت علی المرتضیٰؓ کا ایک نوازش نامہ

منقول ہے جس میں حضرت علی المرتضیٰؓ لکھتے ہیں :۔

وکان افضلھم فی الاسلام کما زعمت وانصحھم للہ ولرسولہ الخلیفۃ الصدیق و خلیفۃ الخلیفۃ الفاروق ولعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید یرحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا۔	خلیفۂ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جناب صدیقؓ سب سے اسلام میں افضل اور اللہ ورسول کے لیے سب سے زیادہ مخلص و خیرخواہ تھے اور اس خلیفہ کے خلیفہ حضرت فاروقؓ بھی اسی طرح تھے جیسا کہ تونے سمجھا۔ میری عمر (زندگی) اس بات کی شاہد (گواہ) ہے کہ ان دونوں حضرات کا مرتبہ اسلام میں بڑا عظیم الشان تھا اور بے شک ان کی موت سے اسلام کو سخت صدمہ اور زخم پہنچا اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت کرتا رہے اور ان کے احسن و بہترین اعمال کی ان کو جزا دے

سبحان اللہ! جناب علی المرتضیٰؓ نے کس طرح حضرت صدیق اکبرؓ کو الخلیفۃ الصدیق یعنی خلیفۂ رسول اور صدیقیت کا لقب دیا اور صدیقؓ و فاروقؓ کی افضلیت اور اسلام کے مخلص و خیرخواہ ہونے کا اقرار و اظہار فرمایا اور اپنی زندگی کی شہادت دے کر فرمایا کہ ان کا مرتبہ اسلام میں نہایت اعلیٰ اور بلند ہے اور ان دونوں حضرات کے حق میں کیسی عالی شان دعا فرما کر

اپنی قلبی محبت اور دلی شفقت کا اظہار فرمایا۔

۳۔ اگر ابو الائمہ جناب علی المرتضیٰؓ نے جناب ابو بکر صدیقؓ کو صدیقیت کا لقب دیا تو حضرت امام جعفر صادقؒ نے بھی حضرت ابو بکرؓ کو ہمیشہ صدیق کے لقب سے یاد فرمایا۔ شیعہ کی معتبر کتاب احقاق الحق کے صد پر امام جعفر صادقؒ کا یہ ارشاد ثابت ہے :۔

ابو بکرن الصدیق جَدِّی ھَل یسُبُّ اَحَدٌ اٰباءہ لاقدمنی اللہ ان لااقدمہ۔	جناب ابو بکر صدیقؓ میرے نانا ہیں کیا کوئی شخص اپنے آباء واجداد کو گالی دینا پسند کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ مجھے کوئی شان اور عزت نہ دے اگر میں صدیقؓ کی عزت و عظمت کو نہ مانوں

۴۔ نیز احقاق الحق کے اسی صد پر امام جعفر صادقؒ کا ارشاد ہے :۔

وَلَدَنِی الصِّدِّیقُ مَرَّتَیْنِ	میں حضرت صدیق اکبرؓ کی اولاد میں دو طرح داخل ہوں۔

حضرت امام جعفر صادقؒ کے اس ارشاد کی تشریح اسی کتاب میں اسی جگہ بھی ہے اور جلاء العیون ص ۲۴۸ اور کشف الغمہ ص ۲۱۵/۲۲۲ اور احتجاج طبرسی ص ۲۰۵ پر بھی ہے اور صافی شرح اصول کافی ص ۲۱۴ پر بھی امام جعفر صادقؒ کا یہ سلسلہ نسب یوں بیان کیا گیا ہے :۔

ومادرش ام فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابی بکر	امام جعفر صادقؒ کی والدہ ام فروہ تھیں جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پڑپوتی (پوتے

بود- و مادر ام فروہ اسمار دختر عبدالرحمٰن بن ابی بکر بود-

کی بیٹی) اور امام جعفر صادق کی نانی حضرت اسمار تھیں جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی پوتی تھیں۔

امام جعفر صادق کا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ حسب ذیل نقشے سے ملتا ہے:-

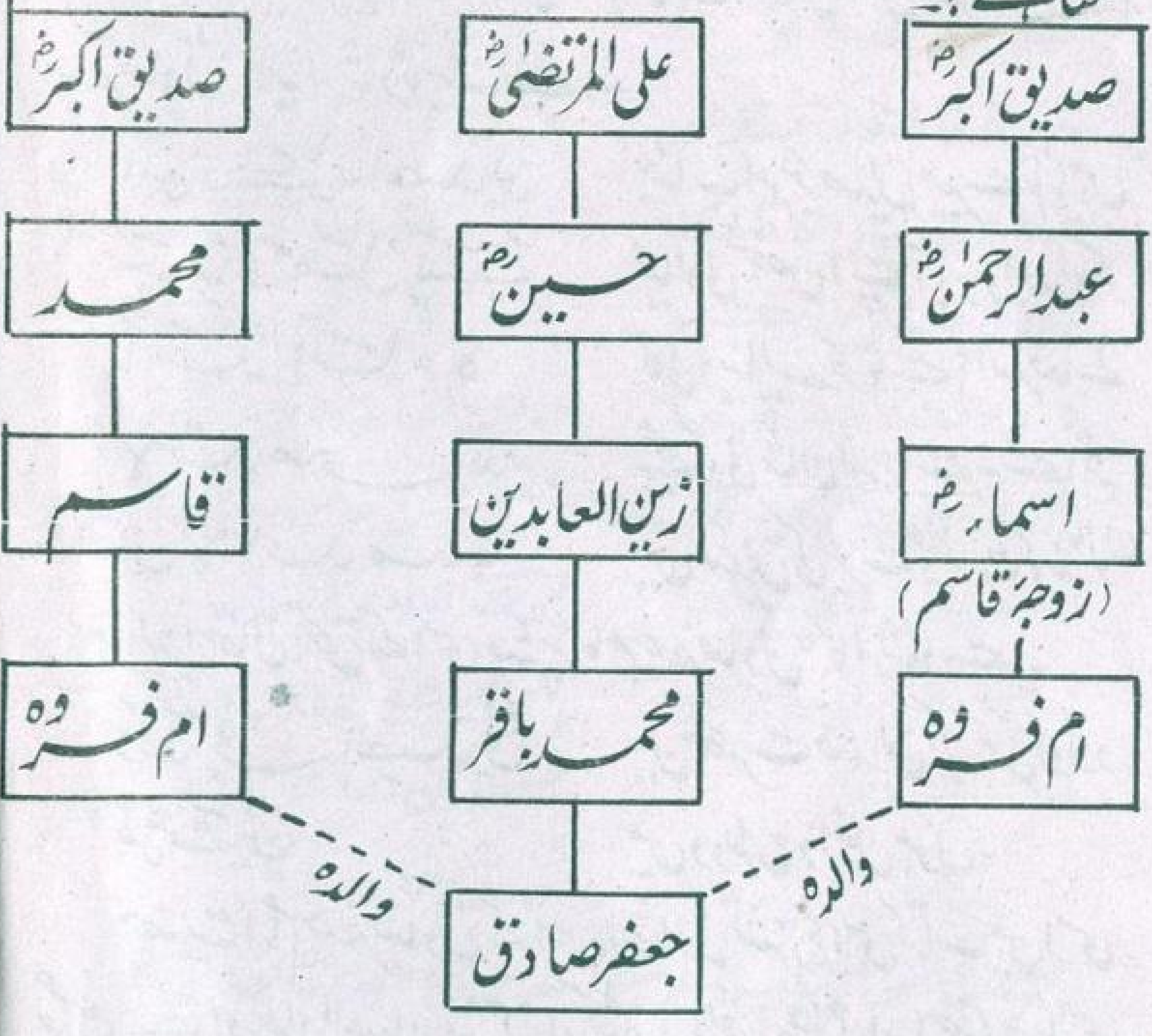

خلاصہ یہ کہ حضرت امام جعفر صادقؒ کے ان دونوں ارشادات سے یہ ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ امام جعفرؒ کے دو طرح سے نانا ہوتے ہیں، اور حضرت امام جعفرؒ آپ کی صدیقیت کو

بھی وردِ زبان رکھتے تھے۔

۵۔ حضرات ائمہ اہلِ بیت کس طرح حضرت ابوبکرؓ کی صدیقیت کا اظہار و اعلان نہ کرتے جب کہ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان کو صدیقیت کا عالی شان لقب دے گئے ہیں۔ شیعہ کی تفسیر قمی مطبوعہ ایران ص۱۵۷ پر امام جعفر صادقؒ سے حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ غار کے متعلق یہ روایت ثابت ہے:۔

لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الغار قال لابی بکر کانی انظر الی سفینۃ جعفر و اصحابہ فقال ابو بکر اتراھم یا رسول اللہ فقال نعم قال فارنیھم فمسح علی عینیہ فراھم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انت الصدیق

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو آں حضرتؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا گویا کہ میں جعفر (طیار) اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں ابوبکرؓ نے عرض کیا، آپ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا مجھے دکھا دیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سب کو دیکھ لیا، پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا "تو صدیق ہے"

۶۔ حضرت ابو بکرؓ کی صدیقیت اور غار کے اندر آپ کی بے لوث خدمات کا اقرار شیعہ کی معتبر کتاب جو اردو زبان میں غزواتِ حیدری کے نام سے لکھی گئی ہے یوں ثابت ہے:۔

غزوات حیدری ص۶۶، بیٹا ابو بکر کا ہر روز وقت شام کو آتا تھا اور آب و طعام پہنچاتا تھا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کے پور (بیٹے) سے فرمایا تو مثلِ پدر اپنے کے باصفا ہے۔

۷۔ قرآن مجید کی سورہ زمر پ۲۴ کی آیت وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ کی تفسیر میں شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان، ج ص ۴۹۸ پر لکھا ہے:۔

الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصدق بہ ابو بکر۔

وہ شخص جو سچ لے کر آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ شخص جس نے آں حضرتؐ کی تصدیق کی اور ہر بات کو بلا چون و چرا مان لیا وہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی یہی صدیقیت وصفائی اور یہی اخلاص وسچائی ہی تھی جس کے باعث حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے لو وزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح اگر ابو بکر صدیق کے ایمان کو تمام امت کے ایمان کے مقابلے میں وزن کیا جائے تو صدیق کا ایمان بھاری ہوگا۔

۸۔ شیعہ کی معتبر کتاب مجالس المؤمنین کے صفحہ ۸۸ پر ثابت ہے:۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صحابہ کی جماعت میں فرمایا کرتے تھے کہ ابوبکر کی سبقت و فضیلت روزہ نماز سے نہیں بلکہ وہ ان کے دل کی عقیدت مندی و اخلاص کا ثمرہ ہے۔	حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ درمیانِ اصحاب می گفتند ما سبقکم ابوبکر بصوم ولاصلوٰۃ ولکن بشئ وقر فی صدرہ۔

۹۔ حضرت صدیق اکبرؓ کی فضیلت جس طرح شیعہ کی کتابوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اسی طرح حضرات ائمہ کرام سے بھی ثابت ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۲۵۰ پر امام محمد تقی کا یہ قول ثابت ہے:۔

میں جناب عمرؓ کے فضائل کا منکر نہیں لیکن حضرت ابوبکر جناب عمر سے افضل ہیں۔	لستُ بمنکر فضل عمرو لکن ابابکر افضل من عمر۔

۱۰۔ اگر حضرت امام محمد تقی نے صدیقؓ و فاروقؓ دونوں حضرات کی فضیلت کا اقرار کر کے حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت بیان فرمائی تو حضرت امام جعفر صادق نے ان دونوں حضرات کی امامت و خلافتِ حقہ کا اعلان یوں فرمایا۔ شیعہ کی معتبر کتاب احقاق الحق صفحہ ۱۶ پر صاحب کتاب تسلیم کر کے لکھتا ہے کہ جناب امام جعفر صادق نے ایک شخص کے جواب میں صدیق اکبرؓ و فاروق اعظمؓ کے حق میں فرمایا:۔

وہ دونوں عادل و منصف امام تھے	هما امامان عادلان

قاسطان کانا علی الحق و ماتا علیہ فعلیہما رحمۃ اللہ یوم القیمۃ

وہ دونوں حق پر رہے اور دونوں حق پر مرے پس ان دونوں پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۱۱۔ شیعہ کی تفسیر مجمع البیان، ج ۴ ص ۱۳۳ پر مذکور ہے :۔

وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ و ان قول لا یاتل اولوالفضل منکم الایۃ نزلت فی ابی بکر و مسطح بن اثاثۃ الخ

تم میں سے فضیلت و بڑے درجے والے اور کشائش والے مال دار لوگ اپنے رشتہ داروں اور مساکین مہاجرین پر خرچ کرنے سے قسم کھا کر رک نہ جاویں یہ آیت لَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ ابوبکرؓ اور مسطح بن اثاثہؓ کے حق میں اتری جو حضرت ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی مسکین اور مہاجر تھے۔

شیعہ کی یہ معتبر تفسیر بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبرؓ کو اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ میں فضیلت اور بڑے درجے والا فرمایا ہے۔

۱۲۔ اسی تفسیر مجمع البیان کی جلد پنجم ص ۵۰۱ سطر اخیر پر آیت وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی (دوزخ سے دور رکھا جائے گا سب سے زیادہ متقی شخص جو اپنا مال دے کر پاکی حاصل کرتا رہتا ہے) کی تفسیر میں نقل کیا گیا ہے :۔

عن ابن الزبیر قال ان الاٰیۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتریٰ ممالیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرہ وغیرھما واعتقھم

ابن زبیر نے کہا کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت بلالؓ اور حضرت عامر بن فہیرہ رضؓ جیسے مسلمان ہونے والے غلاموں کو ان کے کافر مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔

۱۳۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے افضل و اتقیٰ اور امام ہونے کو جس طرح شیعہ کی مذکورہ بالا کتابوں میں تسلیم کیا گیا ہے اسی طرح شیعہ کی کتابوں میں یہ بھی تسلیم کیا گیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری ایام میں تمام صحابہ و اہل بیت و بنی ہاشم کا امام اور اپنا قائم مقام مقرر فرمایا۔ بے چارے ذاکر و مجتہد شیعہ بہت کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح عوام سے یہ بات پوشیدہ رہے لیکن نہج البلاغہ جیسی معتبر کتاب کی شرح درہ نجفیہ میں خود شیعہ کے مجتہد اعظم کا یہ اقرار ہے :۔ درہ نجفیہ صـ ۲۲۵

کان عند خفۃ مرضہ یصلی بالناس بنفسہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت تک خود بہ نفسِ نفیس لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے جب تک مرض خفیف رہا۔

فلما اشتد به المرض	پھر جب مرض سخت ہو گیا تو ابو بکر
امر ابا بکر ان یصلی	صدیق رضؓ کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھاتے
بالناس	رہیں۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ دو
وان ابا بکر صلی	دن تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی
بالناس بعد ذلک	میں تمام لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے
یومین ثم مات	پھر حضورؐ کی وفات ہو گئی۔

۱۴۔ اگر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں جناب صدیق اکبرؓ کو امام مقرر فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰؓ نے ہمیشہ ان کی امامت کو بسر و چشم قبول فرمایا اور شیعہ کی کتابوں سے بخوبی ثابت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ مسجد میں آکر حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی صفحہ ۶۰ سطر ۳ :۔

ثم قام وتھیأ	پھر حضرت علی المرتضیٰؓ اٹھے
للصلوٰۃ وحضر المسجد	اور نماز کے لیے تیاری کر کے مسجد
وصلی خلف ابی	میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر
بکر۔	صدیقؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

شیعہ کی معتبر تفسیر قمی میں بھی بعینہ یہی الفاظ ہیں ثم قام وتھیأ للصلوٰۃ وحضر المسجد وصلی خلف ابی بکر یعنی مسجد میں آکر حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

محمد باقر اصفہانی شیعہ کی مشہور کتاب مرآۃ العقول صفحہ ۳۸۸ پر بھی بعینہ

یہی عبارت ہے وحضر المسجد وصلی خلف ابی بکر مسجد میں آکر حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھی۔

۱۵۔ شیعہ کا مشہور مترجم قرآن مجید ترجمہ مقبول احمد کے ضمیمہ ص۱۱۵ پر حضرت علی المرتضیٰؓ کے متعلق لکھا ہے:۔

"پھر وہ (حضرت علی المرتضیٰؓ) اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو فرماکر مسجد میں تشریف لائے اور ابوبکرؓ کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے۔"

۱۶۔ شیعہ کی اردو کتاب غزوات حیدری ص۶۲۷ پر حضرت صدیق اکبرؓ کے متعلق لکھا ہے:۔

"بس بے اختیار اٹھے اور بگڑنے وقت سے بہت گھبرائے ناچار آن کر اقامت کہی اور جماعت اہل دین نے عقب ان کے صف باندھی چنانچہ اس صف میں شاہ لافتیٰ بھی تھے۔"

۱۷۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کا حضرت صدیق اکبرؓ کے پیچھے نماز پڑھنا ایک ایسا یقینی امر ہے کہ اس کے لیے زیادہ دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ بے چارے شیعہ مجتہد عوام کے سامنے بیعت منظور کرنے کو بہت کچھ چھپانے اور انکار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ کتب شیعہ میں یوں مرقوم ہے۔ شیعہ کی معتبر کتاب احتجاج طبرسی ص۵۶

قال اسامة له	حضرت اسامہؓ نے حضرت علیؓ
هل بايعته ؟	المرتضیٰ سے پوچھا کیا آپ (حضرت
فقال نعم يا	صدیق اکبرؓ کے ہاتھ پر) بیعت

اسامۃ   کر چکے ہیں ؟ تو حضرت علیؓ نے
جواب دیا کہ ہاں بیعت کر چکا ہوں۔

یہ بیعت، بیعتِ خلافت تھی۔

۱۸۔ اسی کتاب احتجاج طبرسی کے صفحہ ۵۲ پر ہے :۔

ثم تناول ید ابی بکر   پھر حضرت علی المرتضیٰؓ نے حضرت
فبایعہ۔   ابوبکر صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کر لی۔

نیز شیعہ کی معتبر ترین کتاب روضہ کافی صفحہ ۱۱۵ اور صفحہ ۱۳۹ پر بیعت کرنا ثابت ہے۔

۱۹۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کیسے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے نماز نہ پڑھتے جب کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امام مقرر فرمایا تھا اور اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافتِ حقہ پر بیعت منظور کیوں نہ کرتے جب کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوش خبری سنا دی تھی جو شیعہ کی مختلف کتابوں سے ثابت ہے۔

تفسیر قمی صفحہ ۳۵۴ تفسیر مجمع البیان جلد ۵ صفحہ ۳۱۴ اور تفسیر صافی صفحہ ۵۲۳ پر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ حضرت حفصہؓ ایک دفعہ کچھ مغموم و پریشان تھیں، ان کو خوش کرنے کے لیے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خوش خبری سنائی :۔

ان ابا بکر یلی   ضرور بالضرور میرے بعد خلافت کا والی

الخلافة بعدی ثم بعدہ ابوك فقالت من انباك هذا قال نبانی العلیم الخبیر۔

ابو بکر ہوگا اور ابو بکر کے بعد تیرا باپ (حضرت عمرؓ) خلیفہ ہوگا۔ تو حضرت حفصہؓ نے پوچھا کہ آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ علیم و خبیر نے خبر دی ہے۔

غور کیجیے کہ ان متعدد کتابوں میں جو معمولی کتابیں نہیں بلکہ شیعہ کی تفاسیر اور قرآن مجید کی تشریح کرنے والی معتبر و مستند کتابیں ہیں۔ ان میں ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نہ خلافت کی طلب اور خواہش کر رہے ہیں اور نہ وہاں موجود ہیں بلکہ خود خداوند تعالیٰ اور اس کا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبرؓ کی صدیقیت و اخلاص کا صلہ خود بخود غائبانہ طور پر عطا فرما رہے ہیں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان تو نہ تھی کہ اپنی اہلیہ کو خوش کرنے کے لیے ایسی خبر دیں جو اللہ تعالیٰ کے احکام اور دین کے خلاف ہو اور وہ خبر بھی ایسی جس کے متعلق فرمایا کہ یہ خبر مجھے علیم و خبیر نے دی ہے۔

چونکہ یہ خلافت خدا اور رسول کی طرف سے تھی اس لیے حضرت علی المرتضیٰؓ نے اس کا انکار خدا اور رسول کے فرمان کا انکار سمجھا اور بلا چون و چرا بیعت کر لی۔

۲۰۔ بلکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ان کو اور دیگر ائمہ کو اتنی محبت و

عقیدت تھی کہ جناب امیر المؤمنین علی المرتضیٰؓ اور دیگر ائمہ اہل بیت نے اپنے فرزندوں کے نام ابوبکر رکھے۔ دیکھو شیعہ کی کتاب تاریخ الائمہ ص۴۳ فرزندان علی المرتضیٰؓ۔ کشف الغمہ ص۱۳۲ :۔ حسن حسین محسن عباس محمد۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان وغیرہم (۱۸)

جلاء العیون ص۱۹۳ پر شیعہ مجتہد باقر مجلسی لکھتا ہے :۔

فرزند حضرت امیر المؤمنین اورا ابوبکر مے گفتند۔	جناب علی المرتضیٰؓ کے فرزند جن کو ابوبکر کہتے تھے۔

شیعہ کی کتاب تاریخ الائمہ ص۶۳ فرزندان حضرت امام حسنؓ کشف الغمہ ص۱۷۱ :۔ قاسم۔ عبداللہ۔ حسن مثنیٰ۔ زید۔ عبدالرحمٰن۔ ابوبکر۔ عمر۔ اسمٰعیل وغیرہم۔

نیز جلاء العیون ص۱۹۳ پر ہے :۔

ابوبکر فرزند امام حسن رضؓ بمعرکہ قتال شتافت۔	امام حسنؓ کا فرزند ابوبکر کربلا کی لڑائی میں شریک ہوا۔

تاریخ الائمہ ص۸۳ فرزندان امام حسینؓ :۔ عابد (زین العابدین) علی اکبر۔ علی اصغر۔ زید۔ ابراہیم۔ محمد۔ حمزہ ابوبکر۔ جعفر۔ عمر وغیرہم۔

۲۱۔ حضرت علی المرتضیٰؓ و حضرات حسنین شریفین کو حضرت صدیق اکبرؓ سے اس قدر محبت کیوں نہ ہوتی جب کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہمیشہ جناب علی المرتضیٰؓ کے ساتھ محبت کرتے اور ہر قسم کی ممکن دوستانہ امداد و اعانت

کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی شادی جناب سیدہؓ سے ہوئی تو تمام ضروریاتِ شادی حضرت صدیق اکبرؓ ہی بازار سے خرید کر لائے۔

دو کف از آں دراہم برگرفت و	جنابِ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
با بوبکر داد و فرمود برو ببازار و	ان درہموں سے دو مٹھی بھر ابوبکر کے
از برائے فاطمہ بگیر آنچہ اورا	حوالے کی اور بازار جانے کا حکم فرمایا کہ
درکار است از جامہ و اثاث	سیدہؓ کی شادی کے لیے کپڑے اور
البیت۔ عمار بن یاسرؓ	سامان خرید لاؤ۔ عمار بن یاسرؓ اور
و جمعے از صحابہؓ از پے او	صحابہؓ کی ایک جماعت ان کے ساتھ
فرستاد ہمگی در بازار در آمدند	روانہ کی۔ یہ تمام حضرات بازار آئے
پس ہر یک از ایشاں چیزے	پس ہر شخص جس چیز کو پسند کرتا حضرت
را اختیار مے کردند بہ ابوبکر	صدیقؓ کو دکھاتا تھا تو صدیق اکبرؓ
می نمودند و بمصلحتِ او می خریدند	کے مشورے اور صواب دید سے
(جلاء العیون ص۵۵)	خرید کی جاتی تھی۔

۲۲۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی المرتضیٰؓ کے حضرت صدیق اکبرؓ کے ساتھ اس قدر گہرے پیار اور برادری کے تعلقات کیوں نہ ہوتے جب کہ وہ ان کو مشکل سے مشکل وقتوں میں آزما چکے تھے کہ یہ شخص سچا جاں نثار اور پورا وفادار ہے۔ اگر اُحد کا میدان کارزار ہے تو صدیق اکبرؓ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا حق ادا کر رہے ہیں۔

دیکھو شیعہ کی کتاب تفسیر مجمع البیان جلد اول ص۲۴

ذکر ابو القاسم البلخی انہ لم یبق مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد الا ثلثۃ عشر نفرا خمسۃ من المھاجرین وثمانیۃ من الانصار فاما المھاجرون فعلی وابو بکر وطلحۃ وعبد الرحمن بن عوف وسعد ابن ابی وقاص۔

ابو القاسم بلخی نے بیان کیا ہے کہ اُحد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ شخصوں کے سوا کوئی نہ رہا پانچ مہاجرین اور آٹھ انصاری تھے. مہاجرین میں سے جناب علیؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور جناب طلحہؓ وعبدالرحمن ابن عوفؓ وسعد بن ابی وقاصؓ رہے۔

۲۳۔ اور اگر ہجرت کا مشکل وقت آتا ہے تو جس طرح حضرت علی المرتضیٰؓ پورے اخلاص اور نہایت عقیدت مندی سے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمات سرانجام دیتے ہیں اسی طرح سرفروشانہ جاں بازی اور والہانہ عقیدت ومحبت سے حضرت صدیق اکبرؓ اپنا سب کچھ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں قربان کر دیتے ہیں۔ اگرچہ دونوں حضرات نے اس خطرناک اور نازک ترین وقت میں اپنے اپنے اخلاص و عقیدت مندی، جاں نثاری اور وفاداری میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا مگر اللہ تعالےٰ علیم وقدیر وحکیم مطلق نے اپنے کلام پاک قرآن مجید میں ان دونوں حضرات کی خدمات میں سے جناب صدیق اکبرؓ کی

معیتِ غار اور مصاحبتِ سفر کا ذکر کر کے حضرت صدیق اکبرؓ کی افضلیتِ شان کو نمایاں کر دیا۔ سورۂ توبہ پارہ دس میں ہے:۔

اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

اگر تم لوگ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد نہ کرو گے تو تجھ پر وانہیں اللہ تعالیٰ خود کافی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ پہلے بھی اس کی کافی امداد کر چکا ہے جب کہ آپؐ کو کافروں نے نکالا تھا اور وہ ایک آپؐ اور ایک دوسرا صرف دو ساتھی تھے۔ جب کہ دونوں غار میں تھے۔ اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی ساتھی کو فرمایا کہ فکر نہ کر غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالےٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ آیت میں صرف اکیلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی فرما سکتا تھا اور رسولِ پاکؐ اور جناب علیؓ اور جناب صدیق اکبرؓ کو ملا کر تینوں کا ذکر بھی کر سکتا تھا مگر اس علیم و حکیم نے صدیق اکبرؓ کا ذکر تو ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کے متعدد الفاظ

بیں کر دیا۔ لیکن جناب علی المرتضیٰؓ کی خدمات کی طرف کوئی اشارہ بھی نہ کیا تاکہ تمام مسلمان قرآن شریف کے صاف الفاظ میں قیامت تک پڑھتے رہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ ہی ثانی اثنین کا مقام و مرتبہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں علی المرتضیٰؓ کی خدمات سے حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمات خصوصی مقبولیت کی شان اور بلند مقام رکھتی ہیں۔ یہ بات حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ امام حسن عسکری کی تفسیر شیعہ کے ہاں نہایت معتبر تفسیر ہے اس میں ثابت ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے سفر ہجرت کی مشکلات اور صعوبتوں میں رفاقت کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم بھیجا کہ اس سفر کی خدمات کے لیے لائق ترین شخص جناب ابوبکرؓ ہیں ان کو اپنے ساتھ لے کر جائیے۔ ملاحظہ ہو شیعہ کی کتاب تفسیر امام حسن عسکری صـ۲۱۳۔

وامرك ان تستصحب ابابكر فانه ان انسك وساعدك ووازرك كان فی الجنة من رفقائك الخ

(جبرئیل علیہ السلام نے کہا) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ سفرِ ہجرت کے لیے ابوبکر کو اپنا ساتھی بنا کر لے جائیے۔ اگر ابوبکر نے پوری محبت کی اور ہمدردی و امداد کی تو بہشت میں آپ کا رفیق ہوگا

اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو بھیج کر جناب رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت کر دی کہ اس مشکل سفر میں ابوبکر ہی رفاقت

ومصاحبت کے لائق ہیں ان کو ساتھ لے جائیے۔

۲۴۔ امام حسن عسکری کی اس تفسیر کے باوجود شیعہ حضرات اپنی ضد اور کج بحثی سے باز نہیں آتے۔ کہتے ہیں کہ اس فرمان میں تو شرط تھی کہ صدیق اکبرؓ تب جنت میں آپؐ کے رفیق ہوں گے جب کہ پوری محبت و غمخواری اور امداد و ہمدردی کریں۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ غالباً یہ بیچارے اماموں کی باتوں سے یا تو بے خبر ہیں یا پھر ضد میں انکار کرتے رہتے ہیں۔ اسی تفسیر میں اسی صفحہ پر چند سطور کے بعد یہ الفاظ ہیں:-

ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر ارضیت ان تکون معی یا ابابکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ما ادعیہ فتحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پھر حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبر سے فرمایا آیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تو اس سفر میں میرے ساتھ رہے اور کفار جس طرح مجھے قتل کرنے کے لیے تلاش کریں تجھے بھی تلاش کریں اور یہ بھی مشہور ہو کہ تو نے ہی شرک کے خلاف توحید اور نبوت کے دعوے پر مجھ کو آمادہ کیا اور میری یاری اور رفاقت کے باعث تجھ پر طرح طرح کے عذاب پڑیں۔ جناب صدیق اکبرؓ نے عرض کیا،

اما انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعها اشد عذاب لا ینزل علی موت مریح ولا فرج منیح وکان ذلک فی محبتک لکان ذلک احب الیّ من ان اتنعم فیها وانا مالک لجمیع ممالک ملوکها فی مخالفتک وما اهلی وولدی الا فداک۔

یا رسول اللہ! میں تو وہ ہوں کہ اگر جناب کی محبت میں اشد ترین بلاؤں میں مبتلا کیا جاؤں اور قیامت تک ان میں پھنسا رہوں کہ نہ مجھے موت آئے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور نہ کسی قسم کی کشائش ملے جو اس سے رہائی دے اور یہ سب کچھ آپ کی محبت میں ہو تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ دنیا میں خوش حال رہوں اور تمام بادشاہوں کی سلطنتوں کا مالک بن جاؤں اور آپ کی مخالفت میں رہوں میرے اہل و عیال اور اولاد سب کچھ آپ پر قربان ہوں۔

امام حسن عسکری کی تفسیر کی مذکورہ بالا عبارت کو غور سے ملاحظہ فرمایئے اور پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے ایمان واخلاص اور وفاداری و جاں نثاری کا اندازہ فرمایئے۔

۲۵۔ حضرت امام حسن عسکری کی تفسیر کے علاوہ دیگر کتب شیعہ میں بھی واقعہ ہجرت کے متعلق حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمات کا تذکرہ موجود ہے اور یہ امر بھی ثابت ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ کو اس سفر میں آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی ساتھ لے گئے تھے چنانچہ حیات القلوب جلد ۲ ص۳۱۱ میں ہے:-

وترا امر کردہ است کہ ابوبکر را ہمراہ خود ببری۔	اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ جناب ابوبکر کو ہمراہ لے جائیے۔

۲۶- مجالس المؤمنین ص۲۰۳ پر شیعہ مجتہد فیصلہ کن بات لکھتا ہے:-

وبہمہ حال رفتنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وبردنِ ابوبکر رضؓ بے فرمانِ خدا نہ بود۔	بہر حال حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت کرنا اور ابوبکر کو اپنے ساتھ لے جانا اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بغیر نہ تھا۔

۲۷- حملہ حیدری شیعہ کی مشہور کتاب میں حضرت صدیق اکبرؓ کی خدماتِ غار کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:-

نبی بر درِ خانہ اش چوں رسید　　بگوشش ندائے سفر در کشید

چوں بوبکر زاں حال آگاہ شد　　زخانہ بروں رفت ہمراہ شد

چوں رفتند چندے بدامانِ دشت　　قدوم فلک سائے مجروح گشت

ابوبکر آں گہ بدوش گرفت　　ولے زیں حدیث ست جائے شگفت

(ترجمہ) جب نبی علیہ السلام ابوبکر صدیق کے دروازہ پر پہنچے ان کے کان میں سفر کی آواز دی۔ ابوبکر اس حال سے آگاہ ہو کر فوراً گھر سے نکلے اور ہمراہ ہوئے۔ جب بیابان کا کچھ حصہ طے کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک زخمی ہو گئے تو ابوبکر نے اس وقت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کر لیا اور یہ بہت تعجب کی بات ہے۔

۲۸۔ اس کی تشریح شیعہ کی کتاب غزواتِ حیدری کے صلا ۶۵ پر ہے۔ مرزا باذل لکھتے ہیں :۔

"ہر گاہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرائے سے نکلے تو پہلے درخانہ ابوبکر بن ابی قحافہ پر آئے۔ کس واسطے کہ ابوبکر کو آپؐ نے آگاہ کر دیا تھا کہ ہمارے ساتھ چلنا۔ پس آپؐ نے آواز دی اور گھر سے باہر بلا کر اپنے ہمراہ لیا۔ جب شہر سے باہر آئے اور استہ یثرب پیشِ نظر رکھا تو حضرت رسولِ خدا نے نعلینِ مقدس کو پائے مبارک سے نکال لیا اور پابرہنہ راہی سفر ہوئے یہ حال دیکھ کر ابوبکر نے آپؐ کو اپنے شانہ پر بٹھایا، تھوڑی دور اور چلے ناگاہ آثار صبح کے ہویدا ہوئے۔ ناچار سرِ راہ سے دور ایک غار دیکھی اور اہلِ عرب اس کو غارِ ثور کہتے تھے۔ آخر الامر خوف سے اس غار میں پناہ لی اور پہلے ابوبکر نے پاؤں رکھا دیکھا کہ اس میں سوراخ بہت ہیں پس اپنی قبا پھاڑ پھاڑ کر سوراخوں کو بند کیا۔ اور شمار سے ایک سوراخ رہ گیا۔ سو مردانہ وار اس میں قدم اپنا استوار کیا۔ پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس غار میں تشریف لے گئے اور آسودہ ہو کر بیٹھے۔"

اب حضرات شیعہ خود انصاف فرمائیں کہ خود ان کے مذہب کی کتابوں اور ان کے ائمہ اور مجتہدوں نے جناب صدیق اکبرؓ کی رفاقتِ غار کی خدمات کو کس طرح سراہا اور بیان کیا ہے۔

(۱) حضرت صدیق اکبرؓ کو ساتھ لے جانے کا حکم اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ بھیجا۔

(۲) اس حکم میں یہ فرما دیا گیا تھا کہ اگر صدیق اکبرؓ موانست اور غمخواری اور امداد و ہمدردی کریں گے تو جنت کے اعلیٰ مقامات پر رفیق ہوں گے۔

(۳) حضرت صدیق اکبرؓ نے تمام مصائب و مشکلات کو سر پر اٹھانا پسند کیا اور آپؐ کی محبت و خدمت کا حق ادا کیا اور اپنے اہل و عیال و اولاد سب کچھ آپؐ کی ذاتِ قدسی صفات پر قربان کرنے کے لیے عرض کر دیا۔

(۴) حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب صدیق اکبرؓ کے غریب خانہ کو بہ نفس نفیس جا کر مشرف فرمایا اور حضرت صدیق اکبرؓ کو ہمراہ چلنے کے لیے بلایا۔

(۵) حضرت صدیق اکبرؓ نے راستے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر لے جانے کا شرف حاصل کیا۔

(۶) غار میں پہنچ کر پہلے خود داخل ہوئے اور اپنی قبا (چادر) پھاڑ پھاڑ کر تمام سوراخ بند کیے تاکہ کوئی موذی جانور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا نہ پہنچا سکے۔

(۷) جب ایک سوراخ الباره گیا جس کو بند کرنے کے لیے چادر کا کوئی ٹکڑا باقی نہ تھا تو جناب صدیق اکبرؓ نے اپنا پاؤں اس سوراخ پر رکھ دیا اس کے بعد حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو غار میں تشریف لانے کو کہا۔

(۸) یہ تمام مذکورہ بالا امور خود شیعہ مذہب کی معتبر کتابوں سے پیش کر دیے گئے ہیں اب انصاف و دیانت سے فیصلہ کیجیے کہ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے موانست اور ہمدردی کا حق ادا کر دیا بے شک اور واقعی ادا کیا تو یقیناً حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم

کے مخلص ترین ساتھیوں میں سے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت کے اعلیٰ مقاموں میں فیض یاب ہونے کے مستحق ہیں۔ اسی لیے روضۂ اقدس میں کہ جس کا مرتبہ عرش و کرسی سے برتر اور جنت سے اعلیٰ ترین ہے حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت صدیق اکبرؓ کو جگہ عطا ہوئی ہے۔ سبحان اللہ۔

اب سوال یہ ہے کہ جب حضرت صدیق اکبرؓ اتنی رفیع و بلند شان کے مالک تھے تو جناب سیدہ کو فدک سے کیوں محروم رکھ کر ناراض کیا؟ اس کا تفصیلی اور مکمل جواب تو بعونہ تعالےٰ رسالہ "ازالۃ الشک عن مسئلۃ فدک" ایک مستقل رسالے میں پیش کر دیا گیا ہے۔ مگر مختصراً اہم شیعہ کتب سے یہ بات مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ جناب سیدہؓ حضرت صدیق اکبرؓ سے راضی تھیں اور حضرت صدیق اکبرؓ سے بھی معاہدہ اور اقرار لیا تھا کہ جس طرح جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فدک کی پیداوار تقسیم ہوتی تھی اسی طرح اب بھی تقسیم جاری رہے۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبرؓ اسی معاہدہ کے پابند رہے اور جناب سیدہؓ اور اہل بیت اور دیگر بنی ہاشم وغیرہ سب کو فدک سے اسی طرح حصہ ملتا رہا جس طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ملتا تھا اور یہی عمل تمام خلفاء راشدین حضرت علی المرتضیٰؓ اور حضرت حسن مجتبیٰؓ کا رہا۔

(۲۹) شیعہ کی معتبر کتاب شرح نہج البلاغہ ابن میثم بحرانی جزو ۳۵ صفحہ ۵۴۳ من کتابہ الی عثمان بن حنیف اور دوسری کتاب شرح

نہج البلاغہ درہ نجفیہ مطبوعہ طہران صـ ۳۳۲ پر ثابت ہے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ من فدك قوتکم و یقسم الباقی ویحمل منہ فی سبیل اللہ ولك علی اللہ ان اصنع بها کما کان یصنع فرضیت بذلك و اخذت العهد علیہ بہ وکان یاخذ غلتها فیدفع الیهم منها ما یکفیهم ثم فعلت الخلفاء بعدہ کذلك الی ان ولی معاویۃ۔

حضرت صدیق اکبرؓ نے جناب سیدہؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک کی پیداوار سے تمہارا خرچ لے لیا کرتے تھے باقی ماندہ تقسیم فرماتے اور فی سبیل اللہ جہاد وغیرہ میں سواریاں لے دیتے تھے اور اللہ تعالےٰ کی قسم کھاکر تم سے معاہدہ کرتا ہوں کہ میں فدک میں اسی طرح کروں گا جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ تو حضرت سیدہؓ فدک کے اس فیصلہ پر راضی اور خوش ہو گئیں اور حضرت صدیق اکبرؓ سے اس بات کا عہد لیا، تو حضرت ابو بکرؓ فدک کی پیداوار وصول کرکے اس سے اہل بیت کا کافی و وافی خرچ دیتے تھے۔ پھر حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد امیر معاویہؓ کی حکومت آنے تک تمام خلفاء نے یہی عمل جاری رکھا۔

تو شیعہ کی یہ دونوں کتابیں (شرح ابن میثم بحرانی اور درہ نجفیہ) اس حقیقت کو واضح کرتی ہیں کہ :۔

ا۔ فدک کی پیداوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اہلِ بیت اور فقراء و مساکین اور فی سبیل اللہ یعنی اسلامی ضروریات میں خرچ کی جاتی تھیں۔ فدک خاص حضرت سیدہؓ یا حضرت علیؓ و حسنینؓ میں سے کسی کو ہبہ نہ کیا گیا تھا۔

۲۔ جناب سیدہؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ سے یہی معاہدہ لیا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اور طریقۂ تقسیم جاری رکھا جائے۔ چنانچہ حضرت صدیقؓ نے یہی معاہدہ کر لیا اور جناب سیدہؓ راضی و خوش ہو گئیں۔

۳۔ جناب سیدہؓ اور حضرات حسنین شریفینؓ فدک کی پیداوار سے اپنا تمام خرچ حضرت صدیق اکبرؓ سے لیتے رہے۔

۴۔ جس طرح رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا اسی طرح حضرت صدیق اکبرؓ کا عمل تھا اور بعینہ یہی عمل تمام خلفاء راشدین حضرت عمر فاروقؓ اور عثمان غنیؓ اور علی المرتضیٰؓ اور حسن مجتبیٰؓ کا رہا حتیٰ کہ امیر معاویہؓ کی سلطنت آگئی۔ اس عرصہ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا کیونکہ یہی حکم خدا اور رسول کا تھا۔ اس لیے تمام خلفاء راشدینؓ نے اسی حکم کی پابندی کی تو اب حضرت صدیق اکبرؓ پر جناب سیدہؓ کی ناراضگی کی بات کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے ورنہ حضرت سیدہؓ خدا و رسول کا حکم

دیکھ کر اس حکم کے خلاف ناراضگی کیسے رکھ سکتی تھیں۔ اگر ناراض ہوتیں تو اپنا تمام خرچ خوراک حضرت صدیق اکبرؓ سے کیوں وصول فرماتی رہتیں۔

۳۰۔ علاوہ ازیں کتب شیعہ میں یہ بھی ثابت ہے کہ جناب سیدہؓ کی ہر طرح کی خدمت حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ محترمہ اسماء بنت عمیس کرتی رہتی تھیں حتیٰ کہ جناب سیدہؓ کے مرض کے زمانے میں تیمارداری کے تمام فرائض حضرت صدیق اکبرؓ کی اہلیہ حضرت اسماءؓ ہی سرانجام دیتی رہیں اور حضرت سیدہؓ کی وفات کے بعد ان کو غسل بھی حضرت اسماء زوجہ حضرت صدیق اکبرؓ نے دیا۔ دیکھو جلاء العیون صـ ۲۳۷ :۔

امیر المؤمنین و اسماء بنت عمیسؓ فاطمہ را غسل دادند	جناب علی المرتضیٰؓ اور حضرت اسماء بنت عمیسؓ نے جناب سیدہؓ کو غسل دیا۔

تو ان امور سے بخوبی ثابت ہوا کہ جناب سیدہ حضرت صدیق اکبرؓ سے قطعاً ناراض نہ تھیں بلکہ راضی و خوش تھیں۔

ہم اپنے مسلمان بھائیوں کی واقفیت کے لیے یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ کا سلسلہ نسب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ سے ساتویں پشت میں جا کر مل جاتا ہے۔ تو یہ سب حضرات ایک دوسرے کے

جدّی اور ہم قوم ہیں۔ چنانچہ حاشیہ نہج البلاغہ جلد دوم ص۸۵ پر ثابت ہے:۔

اما ابو بکر فھو من بنی تیم بن مرۃ سابع اجداد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بہر حال ابو بکرؓ اولاد تیم بن مرہ سے ہیں جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتواں جدِ امجد ہے۔

یہ بات بھی مخفی نہ رہے کہ حضرت امام محمد باقرؒ کو جناب ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ ایسی عقیدت و محبت تھی کہ سائل کے جواب میں کعبے کی جانب منہ کر کے بار بار فرمایا کہ جناب ابو بکرؓ ہاں وہ صدیقؓ ہیں۔ صدیقؓ ہیں۔ صدیق ہیں۔ جو شخص حضرت ابو بکرؓ کو صدیقؓ نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اسکو نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں

عن عروۃ بن عبد اللہ قال سئلت ابا جعفر محمد بن علی علیھما السلام عن حلیۃ السیوف فقال لا باس بہ قد حلی ابو بکر الصدیقؓ رضی اللہ عنہ سیفہ قلت فتقول الصدیقؓ؟ فقال فوثب وثبۃً واستقبل

عروہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت محمد باقرؒ بن علیؒ سے تلواروں کو زیور سے آراستہ کرنے کے بارے پوچھا تو امام صاحب نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو زیور پہنایا تھا (تو جائز ہے

القبلة وقال نعم الصدّیق نعم الصدیق نعم الصدّیق فمن لم یقل له الصدّیق فلا صدّق الله له قولاً فی الدنیا ولا فی الآخرة

کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۸

راوی کہتا ہے میں نے امام صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ آپ بھی ابوبکرؓ کو صدّیق کہتے ہیں۔ امام صاحب جلدی سے کھڑے ہوئے اور قبلہ کی جانب منہ کر کے فرمانے لگے ہاں وہ صدّیق ہیں، صدّیق ہیں، صدّیق ہیں۔ جو شخص ابوبکرؓ کو صدّیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اُس کو دنیا اور آخرت میں سچا نہ کرے۔

واضح رہے کہ یہ روایت کسی توضیح و تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

۱:- حضرت محمد باقرؒ نے جناب حضرت ابوبکر صدّیقؓ کے فعل سے استدلال کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تلوار کو زیور پہنایا تھا لہٰذا جائز ہے۔

۲:- حضرت امام صاحب نے جناب صدّیق اکبرؓ کے بارے کعبے کی جانب منہ کر کے سائل کے جواب میں فرمایا ہاں وہ صدّیق ہیں صدّیق ہیں، صدّیق ہیں، تو معلوم ہوا کہ امام صاحب کو ابوبکر کیسا تھ قلبی محبت تھی۔

۳:- جناب امام محمد باقر صاحب نے آخر میں اس شخص کے بارے میں بد دعا کی ہے جو جناب حضرت ابوبکرؓ کو صدّیق نہیں کہتا اللہ تعالیٰ اُسے نہ دنیا میں سچا کرے نہ آخرت میں۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین